[1999] سپریم کورٹ رپوٹس 1.S.C.R

از عدالت عظمی

ملک بھائیو

بنام

نریندرا ددھیچ اور دیگران

25 اگست 1999

[ایس۔صغیر احمد اور جی بی پٹنائک، جسٹسز]

آئین ہند، آرٹیکل 226 – مفاد عامہ کی عرضی – عوامی نیلامی – سب سے زیادہ بولی قبول کی گئی – ثالثی کا حوالہ دیا گیا فریقین کے درمیان تنازعہ – PIL میں عرضی دائرہ اختیار کے تحت تیسرے فریق کے ذریعہ چیلنج کیا گیا ثالث کا ایوارڈ – ثالثی ایکٹ کی دفعات کے تحت ایوارڈ کو چیلنج نہیں کیا گیا – آیا PIL برقرار ہے – حقائق اور حالات کے تحت منعقد، عوام کا مفاد بالکل بھی شامل نہیں ہے اور PIL قابل نہیں ہے – ثالثی ایکٹ کی دفعات کورٹ دائرہ اختیار کا سہارا لے کر مایوس نہیں کیا جا سکتا – ثالثی ایکٹ، 1940۔

ثالثی ایکٹ، 1940، – دفعہ 21 – دائرہ کار – فریقین تنازعات کو ثالث کو حوالہ دیتے ہیں – فریق ثالث کے ذریعہ پی آئی ایل میں چیلنج کیا گیا ثالث کا حوالہ – غیر قانونی غور کا الزام – مادی شواہد سے حمایت یافتہ الزامات – روکے گئے، ثالثی ایکٹ کی دفعہ 21 منع نہیں کرتا فریقین اپنے درمیان تنازعہ کو ثالثی کے لیے بھیجیں۔

اندور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے ذریعہ منعقدہ عوامی نیلامی میں اپیل کنندہ سب سے زیادہ بولی لگانے والا تھا۔ اپیل کنندہ کی بولی قبول کر لی گئی لیکن جب اپیل کنندہ مقررہ مدت کے اندر بقایا رقم جمع کرانے میں ناکام رہا تو ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے اپیل کنندہ کے ذریعہ جمع کرایا گیا ابتدائی پریمیم ضبط کر لیا جسے اپیل کنندہ نے چیلنج کیا اور تنازعہ کو ثالث کے حوالے کر دیا گیا۔ ثالث نے اپیل کنندہ کے حق میں فیصلہ سنا دیا۔

اندور میونسپلٹی کے ٹیکس ادا کرنے والے جواب دہندہ نمبر 1 نے آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت مفاد عامہ کی عرضی دائر کی جس میں اتھارٹی کی طرف سے تنازعہ کے ثالث کے حوالے کرنے اور ثالث کے ایوارڈ کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا کہ یہ قیمتی ٹکڑا ہے۔ سرکاری اراضی کو معمولی قیمت پر فروخت کیا جا رہا تھا جو کہ مفاد عامہ کے لیے سراسر نقصان دہ ہوگا۔ ہائی کورٹ نے پی آئی ایل کی درخواست کی اجازت دی اور نیلامی، ثالث کو تنازعہ کا حوالہ اور ثالث کے ایوارڈ کو اس بنیاد پر منسوخ کر دیا کہ تنازعہ کو ثالث کے حوالے کرنے میں ثالثی ایکٹ کے دفعہ 21 کی خلاف ورزی ہوئی ہے، اور وہ اپیل کنندہ کو دیا جا رہا ہے۔ کم قیمت پر زمین کی فروخت سے عوامی آمدنی کی قیمت پر فائدہ اٹھایا۔ ہائی کورٹ کے حکم سے ناراض ہو کر اپیل کنندہ نے موجودہ اپیل دائر کی ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت

منعقد۔1۔ 1۔ یہ ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ مفادعامہ کی قانونی چارہ جوئی کو عام طور پر عدالت عوامی چوٹ کے ازالے، عوامی فرض کو نافذ کرنے، سماجی حقوق کے تحفظ اور عوامی مفادات کو درست کرنے کے مقصد سے سنتی ہے۔ اس طرح کے اطلاق کا اصل مقصد قانون کی حکمرانی کی تائید، معاشی طور پر کمزور طبقے تک انصاف تک موثر رسائی اور بنیادی حقوق کا بامعنی ادراک ہے۔ عدالتوں کی طرف سے مفاد عامہ کی عرضی میں جو ہدایات اور احکامات جاری کیے گئے ہیں وہ بڑے پیمانے پر معاشرے کی بہتری کے لیے ہیں نہ کہ کسی فرد کو فائدہ پہنچانے کے لیے۔ لیکن اگر عدالت کو معلوم ہو کہ مفادعامہ کی عرضی کی آڑ میں درحقیقت کسی فرد کے مفاد کی کوشش کی جاتی ہے یا اس کا تحفظ کیا جاتا ہے، تو یہ عدالت کا پابند فریضہ ہوگا کہ ایسی درخواست پر غور نہ کرے بصورت دیگر عوام کی اختراع کا مقصد۔ سود کی قانونی چارہ جوئی مایوس ہو جائے گی۔ یہ درحقیقت ایک قانونی چارہ جوئی ہے جس میں کوئی شخص ذاتی طور پر ناراض نہیں ہوتا بلکہ دبے کچلے عوام کی طرف سے ان کی شکایت کے ازالے کے لیے کارروائی کرتا ہے۔ [A-B– 735؛G-H–734]

1.2۔ میونسپلٹی کے ٹیکس دہندہ کے نام پر مدعا علیہ نے مفادعامہ کی ایک طویل عرضی دائر کی ہے جس میں درحقیقت عوام کا مفاد بالکل بھی شامل نہیں ہے اور ہائی کورٹ نے اس درخواست کو قبول کیا ہے اور نہ صرف عوام کو ایک طرف رکھا ہے۔ بڑے پیمانے پر نیلامی ہوئی لیکن اس نے ایک قابل ثالث کے ایوارڈ کو بھی منسوخ کر دیا جس سے ثالثی ایکٹ کی دفعات کو مکمل طور پر مایوس کیا گیا۔ جواب دہندہ نمبر 1 کے کہنے پر درخواست کو مفادعامہ کی عرضی کے طور پر پیش کرنے کا عمل، جس کی لین دین میں قطعی طور پر کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ [A, B, C–736؛ 738– سی، ڈی]

سچید انند پانڈے اور دیگر بنام ریاست مغربی بنگال اور دیگر [1987] 2 SCC 295 اور رامشرن اوتیانو پراسی اور دیگر بنام یونین آف انڈیا اور دیگر [1989] ضمنی 1 SCC 251، پر انحصار کیا۔

.2 اس بات کی نشاندہی کرنے کے لیے کوئی بھی مواد موجود نہیں ہے کہ امپرو ومنٹ ٹرسٹ کا تنازعہ کو ثالث کے حوالے کرنے کا فیصلہ یا تو غیر معمولی غور وخوض کے لیے تھا یا اسے درست نہیں لیا گیا تھا۔ [A–738]

3۔ جواب دہندہ نمبر 1 کی طرف سے کوئی مواد پیش نہیں کیا گیا جس سے یہ ظاہر ہو کہ نیلامی میں کوئی کمزوری تھی اور یہ کہ حاصل کی گئی سب سے زیادہ بولی حقیقی نہیں تھی اور اس پر حاصل کی گئی قیمت انتہائی کم ہے۔ [B،A–738]

4۔ تنازعہ کے فریقین کے لیے عام قانونی عدالتوں میں مقدمہ چلانے کے بجائے تنازعہ کو ثالثی کے لیے بھیجنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ ثالثی ایکٹ کا دفعہ 21 فریقین کو اپنے درمیان تنازعہ کو ثالث کے پاس بھیجنے سے منع نہیں کرتا، خاص طور پر جب عام طریقہ سے قانونی چارہ جوئی نہ صرف مہنگی ہو گئی ہو بلکہ برسوں تک ایک ساتھ جاری رہے۔ اگر فریقین اپنے تنازعات کے فوری فیصلے کے لیے کسی غیر رسمی فورم کا انتخاب کرتے ہیں، تو یہ قانون کی عدالت کے لیے اس نتیجے پر پہنچنا محفوظ نہیں ہوگا کہ اس سلسلے میں کسی معاون مواد کے بغیر اس

طرح کا فیصلہ کسی خارجی غور وفکر کے لیے لیا گیا ہے۔[G،F–738]

سول اپیل کا دائرہ اختیار 1991 : کے ایم پی نمبر 113 میں مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے 11.10.96 کے فیصلے اور حکم سے 1999 کی دیوانی اپیل نمبر4739۔

اپیل کنندہ کے لیے ایس مرلی دھر۔

شریش کمار مشرا،(ایس کے گمبھیر) وویک گمبھیر کے لیے(میسر مدھر دادلانی) ایس کے اگنی ہوتری جواب دہندگان کے لیے

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

پٹنائک، جے. اجازت منظور کی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعہ یہ اپیل مدھیہ پردیش ہائی کورٹ، اندور بنچ کے دو نفری بنچ کے فیصلے کے خلاف دی گئی ہے۔ اندور میونسپلٹی کے ٹیکس دہندگان کی طرف سے آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت دائر کی گئی ایک درخواست پر، ہائی کورٹ نے مفاد عامہ کی عرضی کی طرح اسے قبول کیا اور غیر منقولہ حکم کے ذریعے، اندور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے ذریعہ منعقد کی گئی نیلامی کو بھی منسوخ کر دیا۔ مذکورہ نیلامی میں اپیل کنندہ کی سب سے زیادہ بولی کے طور پر جسے اندور ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے قبول کیا تھا اور اندور ڈیولپمنٹ اتھارٹی اور اپیل کنندہ کے درمیان تنازعہ کے سلسلے میں ایک قابل ثالث کا ایوارڈ بھی دیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ کے غیر قانونی فیصلے کی قانونی حیثیت کے بارے میں تحقیقات شروع کرنے سے پہلے، یہ ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ مفاد عامہ کی عرضی عام طور پر عدالت کے ذریعے عوامی چوٹ کے ازالے، عوامی ذمہ داریوں کو نافذ کرنے، سماجی حقوق کے تحفظ کے مقصد سے سنائی جاتی ہے۔ اور عوامی مفادات کو پورا کرنا۔ اس طرح کے اطلاق کا اصل مقصد قانون کی حکمرانی کی تائید، معاشی طور پر کمزور طبقے تک انصاف تک موثر رسائی اور بنیادی حقوق کا بامعنی ادراک ہے۔ عدالتوں کی طرف سے مفاد عامہ کی عرضی میں جو ہدایات اور احکامات جاری کیے گئے ہیں وہ بڑے پیمانے پر معاشرے کی بہتری کے لیے ہیں نہ کہ کسی فرد کو فائدہ پہنچانے کے لیے۔ لیکن اگر عدالت کو معلوم ہوتا ہے کہ مفاد عامہ کی قانونی چارہ جوئی کی آڑ میں درحقیقت کسی فرد کے مفاد کو پورا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے یا اس کا تحفظ کیا جاتا ہے، تو یہ عدالت کا پابند فریضہ ہوگا کہ ایسی درخواست پر غور نہ کرے بصورت دیگر عوام کی اختراع کا مقصد۔ سود کی قانونی چارہ جوئی مایوس ہو جائے گی۔ یہ درحقیقت ایک قانونی چارہ جوئی ہے جس میں کسی شخص کو ذاتی طور پر کوئی تکلیف نہیں پہنچائی جاتی ہے بلکہ ان کی شکایات کے ازالے کے لیے پسماندہ عوام کی جانب سے کوئی کارروائی کی جاتی ہے۔ سچید انند پانڈے اور دیگر بنام ریاست مغربی بنگال اور دیگر کے معاملے میں [1987] 2 ایس سی سی 295، جب ریاست مغربی بنگال نے زولوجیکل گارڈن اور زمین کے ایک حصے کے قریب ایک فائیو اسٹار ہوٹل کی تعمیر کی اجازت دی تھی۔ چڑیا گھر کا تعلق مذکورہ کمپنی کو لیز پر دیا گیا تھا، کلکتہ ہائی کورٹ میں ایک عرضی دائر کی گئی تھی اور ہائی کورٹ نے اسے خارج کر دیا تھا، یہ معاملہ اس عدالت میں لے جایا گیا تھا اور اس عدالت نے بھی چڑیا گھر کے فیصلے کو برقرار رکھا تھا۔ ہائی کورٹ، اس نتیجے پر پہنچنے کے بعد کہ یہ کہنا ناممکن ہے کہ مغربی بنگال کی حکومت نے ٹینڈرز کو مدعو نہ کرنے یا عوامی نیلامی نہ کرنے میں احتیاط کے ساتھ کام نہیں کیا بلکہ تاج

گروپ آف ہوٹلس کے ساتھ ہتھیاروں کی لمبائی پر براہ راست بات چیت کی۔ مذکورہ فیصلے میں جسٹس خالد نے چند پیراگراف شامل کیے ہیں جس میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح مفاد عامہ کی درخواست عدالتوں اور عوام دونوں کے لیے خطرہ ہے۔ فاضل جج نے احتیاط کا ایک لفظ سناتے ہوئے کہا تھا کہ اگر عدالتیں مفاد عامہ کی قانونی چارہ جوئی کے نام پر مقدمات کے آزادانہ بہاؤ پر پابندی نہیں لگائیں گی تو" روایتی قانونی چارہ جوئی کو نقصان پہنچے گا اور قانون کی عدالتوں کو انصاف کی فراہمی کے بجائے خود کو اٹھانا پڑے گا۔ انتظامی اور انتظامی افعال" یہ بھی فاضل جج نے کہا تھا-" یہ صرف اس وقت ہوتا ہے جب عدالتوں کو کسی گروہ یا طبقاتی کارروائی کے ذریعہ بنیادی حقوق کی سنگین خلاف ورزی کے بارے میں آگاہ کیا جاتا ہے یا جب بنیادی انسانی حقوق پر حملہ کیا جاتا ہے یا جب ایسی کارروائیوں کی شکایات ہوتی ہیں جیسے کہ عدالت کو صدمہ پہنچایا جاتا ہے۔ عدالتی ضمیر کہ عدالتیں، خاص طور پر اس عدالت کو طریقہ کار کے طوق کو ایک طرف چھوڑ کر ایسی درخواستوں کی سماعت کرنی چاہیے اور ضرورت مندوں، پسماندہ اور نظرانداز لوگوں کی مشکلات اور مصائب کے ازالے کے لیے تمام دستیاب دفعات کے تحت اپنے دائرہ اختیار کو بڑھانا چاہیے۔" رامشرن اوتیانو پراسی کیس میں اور دیگر بنام یونین آف انڈیا اور دیگر [1989] ضمنی 1 ایس سی سی 251، اس عدالت میں آرٹیکل 32 کے تحت ایک عرضی دائر کی گئی تھی جس میں عوامی ٹرسٹ کے بدانتظامی کا الزام لگایا گیا تھا اور اس عدالت نے بالآخر یہ قرار دیا تھا کہ درخواست کسی عوامی حق کو آگے بڑھانے کی کوشش نہیں کرتی ہے۔ اور اس عدالت کے دائرہ اختیار کو مفاد عامہ کی عرضی کے طور پر ایجاد کرنا، درخواست میں لگائے گئے الزامات کے پس منظر میں اور کیس کے تناظر میں مکمل طور پر بلاجواز تھا۔ اس عدالت نے مزید اشارہ کیا ہے کہ مفاد عامہ کی عرضی کا مطلب انفرادی فریقوں کے درمیان تنازعات کا تصفیہ کرنا نہیں ہے اور جب بنیادی حقوق کی کوئی خلاف ورزی نہ ہو اور معاملہ راجستھان پبلک ٹرسٹ ایکٹ کے دفعہ 37 اور 38 کے تحت کارروائی کے قابل ہو جس میں مفاد عامہ کی عرضی عدالت کے عمل کا غلط استعمال ہے۔ اس عدالت کے دو فیصلوں میں بتائی گئی مذکورہ احتیاط کو نوٹ کرنے کا مقصد اس بات پر زور دینا ہے کہ زیر سماعت کیس میں یہ کس طرح درست ثابت ہوا اور کس طرح بلدیہ کے ٹیکس دہندہ کے نام پر مدعا علیہ نے مفاد عامہ کی عرضی کو طول دیا۔ بالآخر اندور ڈیولپمنٹ اتھارٹی اور اپیل کنندہ کے ساتھ بھی سراسر ناانصافی ہوئی ہے اور درحقیقت اس میں عوام کا مفاد بالکل بھی شامل نہیں ہے اور یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ہائی کورٹ کو ایک عرضی پر غور کرنے کے لیے روک دیا گیا ہے اور نہ صرف بڑے پیمانے پر منعقد ہونے والی عوامی نیلامی کو ایک طرف رکھا بلکہ فریقین کے درمیان اس کے حوالے کیے گئے تنازعہ کے سلسلے میں ایک قابل ثالث کے ایوارڈ کو بھی منسوخ کر دیا اور مذکورہ ایوارڈ سے متعلق درخواست ایک قابل سول عدالت کے سامنے زیر التوا ہے جس سے ثالثی ایکٹ کی دفعات کو مکمل طور پر مایوس کیا جا رہا ہے۔

اپیل کے تحت فیصلے کی طرف جانے والے مختصر حقائق یہ ہیں کہ اندور ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے اندور کے نولکھا روڈ پر اندرا کمپلیکس میں ایک پلاٹ کے سلسلے میں عوامی نیلامی کے انعقاد کا نوٹس جاری کیا۔ نیلامی 15.4.81 کو ہونے والی تھی۔ نیلامی میں اپیل کنندہ سب سے زیادہ بولی لگانے والا تھا اور بولی کی رقم 2510000 روپے تھی۔ مذکورہ بولی کو قبول کر لیا گیا اور مناسب اتھارٹی نے اپیل کنندہ سے رقم جمع کرنے اور پیش کرنے کا مطالبہ کیا۔ پٹہ نامہ پر عمل درآمد کے لیے متعلقہ اسٹامپ پیپر۔ تاہم اپیل کنندہ نوٹس میں بتائی گئی مدت کے اندر رقم جمع کرانے میں ناکام رہا۔ اس طرح کے کوتاہی کی وجہ سے ابتدائی پریمیم جو کہ 627500 روپے تک جمع کیا گیا تھا ضبط کر لیا گیا۔ تاہم اپیل کنندہ نے ضبطی کے حکم کو چیلنج کیا اور اندور ڈیولپمنٹ اتھارٹی سے درخواست کی، جس کو اندرا کمپلیکس اسکیم اس دوران ریاستی حکومت نے منتقل کر دی ہے، ثالث کا حوالہ دینے کے لیے۔ ابتدائی طور پر اس درخواست کو مسترد کر دیا گیا تھا لیکن 8.6.90 کے خط کے ذریعے، شری کے ایس بھٹناگر، ایک ریٹائرڈ .I.A.S افسر کو ثالث مقرر کیا گیا۔ ثالث نے بالآخر ایک ایوارڈ پاس کیا۔ جواب دہندہ نمبر 1 نے، اس ایوارڈ کو ایک سنگین عوامی چوٹ سمجھتے ہوئے، مفاد عامہ کی عرضی کے ذریعے ہائی کورٹ سے رجوع کیا اور

ایک عبوری حکم کے ذریعے، ہائی کورٹ نے ڈیولپمنٹ اتھارٹی کو زمین کا قبضہ اپیل کنندہ کو دینے سے روک دیا۔لیکن مذکورہ عبوری حکم سے قبل، 8.1.91 کو قبضہ دے دیا گیا تھا۔ مذکورہ مفاد عامہ کی عرضی میں یہ استدلال کیا گیا تھا کہ زمین کی قیمت اس سے کہیں زیادہ ہوگی جس کے مطابق اسے حوالے کیا جا رہا ہے۔ ثالث کا فیصلہ دینا اور تھوڑی قیمت پر زمین کا ایک قیمتی ٹکڑا تقسیم کرنا عوامی مفاد کے لیے سراسر نقصان دہ ہوگا۔ موجودہ اپیل کنندہ کے ساتھ ساتھ ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے ہائی کورٹ کے سامنے اپنا جوابی حلف نامہ داخل کیا، جس میں اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ تنازعہ کو ثالث کے حوالے کرنے میں کوئی غیر قانونی حرکت نہیں کی گئی ہے اور مذکورہ ثالث نے کئی اجلاسوں میں اس معاملے پر غور کیا اور فیصلہ پاس کیا۔ ثالثی ایکٹ کے دفعہ 14 کے تحت دائر درخواست کا موضوع۔ اندور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی طرف سے یہ بھی اشارہ کیا گیا کہ بورڈ نے کئی میٹنگوں میں اپیل کنندہ اور بورڈ کے درمیان تنازعہ پر غور کیا اور آخر کار اس معاملے کو ثالث کے پاس بھیجنا مناسب سمجھا اور اس طرح کا حوالہ حقائق پر مبنی بورڈ کا درست فیصلہ ہے۔ اور کیس کے حالات اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس طرح کے ریفرنس سے عوام کو نقصان پہنچا ہے۔ ہائی کورٹ نے ثالثی ایکٹ کے دفعہ 21 کی دفعات اور اس موضوع پر قانون پر غور کرنے کے بعد غیر قانونی فیصلے کے ذریعے اس نتیجے پر پہنچا کہ ثالثی ایکٹ کی مذکورہ شق کی سراسر خلاف ورزی ہوئی ہے اور یہ معلوم نہیں کہ کیوں؟ جواب دہندہ نمبر 1 (اندور ڈیولپمنٹ اتھارٹی) کو ثالث مقرر کرنے کے لیے منتخب کیا گیا۔ ہائی کورٹ مزید اس نتیجے پر بھی پہنچا کہ ثالثی کے ذریعے لیز کی بنیاد پر بھی زمین کا تصرف نہیں کیا جاتا اور اندور ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے قانون کی غلطی کا ارتکاب کیا اور ثالث کی تقرری کے ذریعے قریبی مسئلے کو بحال کر کے عوام کو نقصان پہنچایا۔ اس کی کوشش سے موجودہ اپیل کنندہ کو عوامی آمدنی کی قیمت پر فائدہ پہنچا۔ مذکورہ بالا نتیجہ کے ساتھ، ہائی کورٹ نے اندور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی قرارداد کو منسوخ کر دیا، تنازعہ کو ثالث کے ساتھ ساتھ ثالث کے ایوارڈ کا حوالہ دیا اور کچھ نتیجہ خیز ہدایات منظور کیں۔ اس لیے جو سوال غور طلب ہے وہ یہ ہے کہ کیا کیس کے حقائق اور حالات میں ہائی کورٹ کو مفاد عامہ کی عرضی کی آڑ میں ایک عرضی درخواست پر غور کرنے کا جواز تھا اور ایک قابل ثالث کے فیصلے کو ایک طرف رکھنے میں بھی جواز تھا؟ جس پر ثالثی ایکٹ کی دفعات کے تحت حملہ نہیں کیا گیا بلکہ آرٹیکل 226 کے تحت درخواست دائر کر کے اس بنیاد پر کہا گیا کہ امپرومنٹ ٹرسٹ کا معاملہ ثالث کو بھیجنا غیر قانونی تھا اور اس سے عوام کو نقصان پہنچا ہے۔

شروع میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ زیر بحث زمین کو عوامی نیلامی کے لیے تسلیم کیا گیا تھا اور اپیل کنندہ سب سے زیادہ بولی لگانے والا تھا اور اس حقیقت سے کسی بھی مرحلے پر اختلاف نہیں کیا گیا ہے۔ مزید تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ اپیل کنندہ نے کچھ رقم جمع کرائی تھی لیکن وہ بقایا رقم جمع نہیں کرا سکا حالانکہ اپیل کنندہ کی بولی مجاز اتھارٹی کی طرف سے قبول کر لی گئی تھی اور بقایا رقم جمع نہ کروانے کی صورت میں پہلے جمع کرائی گئی رقم ضبط کر لی گئی۔ اپیل کنندہ کی طرف سے چیلنج کیا گیا تھا۔ اس مرحلے پر اندور ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے تمام متعلقہ عوامل کو مد نظر رکھا اور مناسب سمجھا کہ زمین سے متعلق تمام تنازعات کا حوالہ دیا جائے، جو ثالثی کے لیے نیلامی کا موضوع تھا۔ ہمارے سامنے ایک ذرہ بھر بھی مواد نہیں رکھا گیا جس سے یہ ظاہر ہو کہ امپرومنٹ ٹرسٹ کا مذکورہ فیصلہ یا تو خارجی غور و خوض کے لیے تھا یا اسے درست نہیں لیا گیا تھا۔ اس اپیل کی سماعت کے دوران، جواب دہندہ نمبر 1 کی طرف سے ہمارے سامنے مواد کا ایک ذرہ بھی پیش نہیں کیا گیا جس کی مثال پر ہائی کورٹ نے مفاد عامہ کی عرضی کو یہ بتانے کے لیے منظور کیا تھا کہ 15.4. 81 کو ہونے والی نیلامی میں کوئی خرابی تھی۔ اور یہ کہ حاصل کی گئی سب سے زیادہ بولی حقیقی نہیں تھی اور اس پر حاصل کی گئی قیمت انتہائی کم ہے۔ اگرچہ جواب دہندہ نمبر 1 کی طرف سے یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ زمین کی عام قیمت نیلامی کی سب سے زیادہ قیمت سے بہت زیادہ ہوگی جو اپیل کنندہ نے پیش کی تھی لیکن ہائی کورٹ میں کوئی ٹھوس مواد پیش نہیں کیا گیا تھا اور نہ ہی عدالت میں کچھ لایا گیا تھا۔ اس عدالت کا نوٹس 1 بھی۔ اس معاملے کے تناظر میں ہم یہ سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں کہ ہائی کورٹ اس نتیجے پر کیسے پہنچ سکتی ہے کہ معاملہ ثالث کو دے کر عوام کو شدید نقصان پہنچایا گیا

ہے اور امپروومنٹ ٹرسٹ نے اس تنازعہ کا حوالہ دے کر اپنے دائرہ اختیار سے باہر کام کیا ہے۔ثالث کو زیر بحث زمین۔ہماری سمجھی گئی رائے میں جواب دہندہ نمبر 1 کے کہنے پر درخواست کو مفاد عامہ کی عرضی کے طور پر قبول کرنا، جس کو لین دین میں قطعی طور پر کوئی دلچسپی نہیں ہے، غلط تھا اور ہائی کورٹ نے درحقیقت درخواست کو قبول کرنے کے لیے پیرامیٹرز کا اشتہار نہیں دیا تھا۔مفاد عامہ کی عرضی کے طور پر۔اس مرحلے پر یہ ذکر کرنا بے جا نہیں ہوگا کہ اسی طرح کی دو دیگر نیلامیوں پر حملہ نہیں کیا گیا تھا لیکن یہ وہ نیلامی ہے جہاں اپیل کنندہ سب سے زیادہ بولی لگانے والا تھا صرف جواب دہندہ نمبر 1 کو معلوم وجوہات کی بناء پر حملہ کیا گیا تھا۔جمع ضبط کرنے کے معاملے میں مجاز اتھارٹی کی کارروائی کی قانونی حیثیت کو چیلنج کیا، مجاز اتھارٹی نے مناسب سمجھا کہ زیر بحث زمین سے متعلق تمام تنازعہ کو ثالثی کے لیے ریفر کر دیا جائے اور ہمیں اس فیصلے یا اس فیصلے سے کوئی نقص نظر نہیں آتا۔یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسے کچھ خارجی لحاظ سے لیا گیا ہے۔ہم ثالثی ایکٹ کے دفعہ 21 پر ہائی کورٹ کے نتیجے کی تعریف کرنے میں بھی ناکام رہتے ہیں کیونکہ تنازعہ کے فریقین کے لیے عام قانونی عدالتوں میں مقدمہ چلانے کے بجائے ثالثی کے لیے تنازعہ کو ریفر کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ہمارے خیال میں، ثالثی ایکٹ کا دفعہ 21 فریقین کو اپنے درمیان تنازعہ کو کسی ثالث کے پاس بھیجنے سے منع نہیں کرتا، خاص طور پر جب عام طریقہ سے قانونی چارہ جوئی نہ صرف مہنگی ہو گئی ہو بلکہ برسوں تک ایک ساتھ جاری رہے۔اگر فریقین اپنے تنازعات کے فوری فیصلے کے لیے کسی غیر رسمی فورم کا انتخاب کرتے ہیں، تو یہ قانون کی عدالت کے لیے اس نتیجے پر پہنچنا محفوظ نہیں ہوگا کہ اس سلسلے میں کسی معاون مواد کے بغیر اس طرح کا فیصلہ کسی خارجی غور و فکر کے لیے لیا گیا ہے۔زیر سماعت کیس میں، مدھیہ پردیش کی ہائی کورٹ نے ایک ایسے شخص کے کہنے پر آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت اپنے صوابدیدی دائرہ اختیار کو استعمال کرتے ہوئے قانون کی سنگین غلطی کا ارتکاب کیا ہے جسے زیر بحث قانونی چارہ جوئی میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اور فیصلے کو منسوخ کرنے میں اندور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کا تنازعہ کو ثالث کے پاس بھیجنے کے ساتھ ساتھ قابل ثالث کا ایوارڈ، قیاس آرائی کے میدان میں داخل ہو کر اور یہ فرض کر کے کہ زمین کی قیمت ان کے سامنے اس سلسلے میں کوئی مواد رکھے بغیر ضرور بڑھ گئی ہوگی۔ ہمیں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے، لہذا ہائی کورٹ کے غیر قانونی فیصلے کو ایک طرف رکھ دیا جائے اور ہم اسی کے مطابق ایسا کرتے ہیں۔اس لیے ضروری ہے کہ مجاز ثالث کا فیصلہ کارآمد ہے اور اس سے نکلنے والے فریقین کے حقوق پر قانون کے مطابق عمل کیا جائے۔موجودہ اپیل کی اجازت ہے۔مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے اندور بنچ میں مورخہ 11.10.96 کو متفرق درخواست نمبر 113 آف 1991 میں منظور شدہ فیصلہ کو ایک طرف رکھ دیا گیا ہے اور مذکورہ متفرق درخواست کو خارج کر دیا گیا ہے۔جواب دہندہ نمبر 1 اس اپیل کے اخراجات برداشت کرے گا اور سماعت کی فیس کا تخمینہ 20000 روپے لگایا گیا ہے۔

A.K.T

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:20
I am the author of this document